69834-خاوند کے سامنے بلند آواز میں بولتی تھی اب اللہ سے وعدہ کیا ہے کہ ایسا نہیں کریگی

سوال

میں جوان لڑکی ہوں اور تین ماہ قبل میری شادی ہوئی ہے، میں خاوند سے بہت زیادہ محبت کرتی ہوں اور وہ بھی مجھے بہت چاہتا ہے، لیکن افسوس کے ہمارے مابین ایک مشکل پیدا ہو چکی ہے، مجھے جب غصہ آتا ہے تو میں ساری محبت بھول جاتی ہوں اور اسے عار دلاتی اور اس کے سامنے بلند آواز سے چیختی اور اپنے آپ کو مارتی ہوں، اور خاوند کے لیے بددعا کرنا شروع کر دیتی ہوں، اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم تک نہیں کہہ سکتی.

لیکن اس کے مقابلہ میں خاوند مجھے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرتا ہے، اور میں اس کا کوئی جواب نہیں دیتی اور نہ ہی ٹھنڈا ہوتی ہوں، جب چیخ چلا کر تھک جاتی ہوں تو پھر ٹھنڈا ہوتی ہوں.

میں نے اپنے رب سے وعدہ وعہد کیا کہ اب میں اپنے خاوند کے سامنے کبھی نہیں چیخوں چلاؤں گی، لیکن افسوس کہ میں اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکی پھر ایسا کرنا شروع کر دیتی ہوں مجھے یہ بتائیں مجھ پر اپنے رب اور خاوند کے بارہ میں کیا واجب ہوتا ہے، حالانکہ میں نے خاوند سے معذرت بھی لیکن میرا اسلوب وہی رہتا ہے کہ جب بھی کوئی مشکل ہوتی ہے میں خاوند کے سامنے چیخنا چلانا شروع کر دیتی ہوں.

برائے مہربانی مجھے بتائیں اللہ سبحانہ وتعالی کی طرف رجوع کرنے کے بعد اس کا حل کیا ہے، میں ایسا کبھی نہیں چاہتی، کیونکہ میں نماز روزہ کی پابند ہوں اور قرآن مجید کی تلاوت بھی کرتی ہوں، لیکن غصہ بہت آتا ہے، میرا اخلاق بھی اچھا نہیں، ماضی میں اپنے والدین کی نافرمان رہی ہوں اور توبہ کر کے میں نے والدین کو راضی بھی کر لیا ہے تو کیا کہیں یہ اس کی سزا تو نہیں یا کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

ہماری اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو بردباری اور اخلاق حسنہ سے نوازے، اور آپ اور آپ کے خاوند کے مابین محبت و الفت اور زیادہ پیدا کرے.

دوم :

" مشروع یہی ہے کہ خاوند ایک دوسرے سے محبت و مودت اور پیار و نرمی سے مخاطب ہوں، اور آپس میں ازدواجی روابط کو اور مضبوط کریں، اور ہر ایک دوسرے کے سامنے چیخ و پکار کرنے سے اجتناب کرے، اور ایسی کلام و بات مت کرے جو دوسرے کو ناپسند ہو.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور ان عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت سے پیش آؤ}.النساء (19).

اور بیوی کو اپنے خاوند کے سامنے اپنی آواز بلند کر کے چیخ و پکار نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اوران عورتوں کے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جیسے ان پر ہیں اچھے طریقہ کے ساتھ اور مردوں کوان پر فضیلت حاصل ہے }.البقرۃ(228).

لیکن خاوند کواس کا علاج اچھے اور بہتر طریقہ سے کرنا چاہیے تاکہ جھگڑا زیادہ نہ ہو" انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (19/247).

سوم :

آپ کو یہ ادراک ہونا چاہیے اور یہ مدنظر رکھیں کہ ابھی آپ کی ازدواجی زندگی کی ابتدا ہے، اور آپ کی جانب سے خاوند کے سامنے چیخ و پکار اور اس پر غصہ ہونا اور خاوند کے خلاف بددعا کرنا جیسے فعل کا صادر ہونا توکسی بھی حالت میں صحیح نہیں، اور خاص کر اس مرحلہ میں جب آپ کی شادی کی ابتدا ہے ایسا نہیں ہونا چاہیے.

کیونکہ ایسا کرنے سے ہوسکتا ہے خاوند کو آپ سے ایسی نفرت پیدا ہوجائے جو کبھی ختم ہی نہ ہو، اور وہ آپ سے شادی کرنے پر نادم ہوجائے، اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس کا آپ کے ساتھ معاملہ بھی تبدیل ہوجائے اور آپ کے بارہ میں نظریہ بھی بدل جائے، اس لیے آپ نے جو کچھ بیان کیا ہے اس میں تکرار سے اجتناب کرنے کی کوشش کریں.

چہارم :

غصہ کا علاج چند ایک امور سے کیا جاسکتا ہے :

جب غصہ محسوس ہو تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھا جائے.

جس حالت میں غصہ محسوس ہو تو اس حالت کو تبدیل کرلیا جائے؛ جب کھڑے ہو تو بیٹھ جائیں.

آپ صبر و تحمل اور بردباری اور غصہ پینے کے اجر و ثواب کا شعور حاصل کریں، کہ یہ متقین کی صفت ہے جن سے جنت کا وعدہ کیا گیا ہے.

مزید آپ سوال نمبر (70235) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

پنجم :

اپنے خلاف بددعا کرنا انسان کے لیے جائز نہیں ہے کیونکہ امام مسلم رحمہ اللہ نے ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے حدیث روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" تم اپنے خلاف بددعا مت کرو، اور اچھی دعا کیا کرو کیونکہ تم جو کچھ کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں"

صحیح مسلم حدیث نمبر (920).

اور ایک دوسری حدیث میں جابر رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" تم اپنے لیے بددعا مت کرو، اور نہ ہی اپنی اولاد کے لیے بددعا کرو، اور نہ ہی اپنے مال کے لیے بددعا کرو، کیونکہ اگر وہ قبولیت کا وقت ہوا تو تمہاری دعا قبول ہوجائیگی"

صحیح مسلم حدیث نمبر (3014).

اس لیے انسان برا بولنے اور اولاد کے لیے بددعا کرنے کی بنا پر اولاد کے لیے شر و برائی کھینچ کر لے آتا ہے.

ششم :

اگر آپ نے اپنے رب سے عہد کیا تھا کہ آئندہ خاوند کے سامنے نہیں چیخ و پکار نہیں کرینگی لیکن پھر آپ نے اس عہد کو توڑ دیا تو آپ پر قسم کا کفارہ دینا لازم آتا ہے؛ کیونکہ اہل علم کی ایک جماعت کے ہاں عہد قسم کی جگہ ہے.

امام زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جس نے بھی اللہ سے کوئی عہد کیا اور پھر اس عہد کو توڑ دیا تو اسے قسم کا کفارہ ادا کرنا چاہیے"

دیکھیں : المدونۃ (580/1).

اور ان کا کہنا ہے :

"یہ قول ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اور عطاء بن ابی رباح اور یحی بن سعید رحمہم اللہ کا ہے" انتہی

مزید آپ سوال نمبر (20419) کے جواب کا مطالعہ کریں.

قسم کا کفارہ یہ ہے کہ : ایک غلام آزاد کیا جائے، یا پھر دس مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے، یا پھر دس مسکینوں کو لباس مہیا کیا جائے، اور جو شخص یہ نہ پائے تو وہ تین روزے رکھے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اللہ تعالی تمہیں تمہاری لغو قسموں میں موءخذہ نہیں کرتا، لیکن ان قسموں کا مؤاخذہ کرتا ہے جو قسمیں تم نے پختہ کی ہیں، اس کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا دیا جائے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا انہیں لباس دیا جائے، یا ایک غلام آزاد کرے، اور جو کوئی نہ پائے وہ تین روزے رکھے، جب تم قسمیں اٹھاؤ تو تمہاری قسموں کا کفارہ یہ ہے، اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو، اسی طرح اللہ تعالی تمہارے لیے اپنی آیات بیان کرتا ہے تاکہ تم شکر ادا کرو}. المآئدۃ (89).

ہفتم :

رہا ماضی میں آپ کا اپنے والدین کی نافرمانی کرنا، تو اس سلسلہ گزارش ہے کہ جس گناہ سے توبہ کر لی جائے اللہ تعالی اس گناہ کی سزا انسان کو نہیں دیتا، اس لیے اگر آپ نے اپنے اس گناہ سے سچی اور خالص توبہ کر لی تھی اور آپ کے والدین نے بھی آپ کو معاف کر دیا تھا تو اللہ تعالی اپنے بندے کی توبہ قبول کرتا ہے، جب وہ توبہ کرے اور اس کی طرف رجوع کرے تو اس کی توبہ قبول ہوتی ہے.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"توبہ کرنے والا تو اس شخص کی طرح ہے جس کا کوئی گناہ ہی نہ ہو"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (4250) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے حسن قرار دیا ہے.

واللہ اعلم.